



محدث فتویٰ
ISLAMIC
RESEARCH
COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں فطری طور پر ایک نہایت غصہ والا شخص ہوں۔ جب مجھے غصہ آتا ہے تو اپنے آپ پر قابو نہیں رہتا۔ اکثر اس غصہ کی وجہ سے بیوی سے میرا جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ اور میں ایک سے زائد بار اسے شدید غصہ کی حالت میں طلاق دے چکا ہوں حالانکہ طلاق دینا میرا مقصد نہیں تھا اور نہ میں نے اس بارے میں کبھی سوچا ہے۔ دو طلاق دینے کے بعد بعض اہل علم حضرات نے فتویٰ دیا کہ میں ان دو طلاقیں کے بعد بھی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد پھر شدید جھگڑا ہوا اور میں نے پھر طلاق دے دی اب اہل علم کہتے ہیں کہ حلالے کے بغیر میری بیوی میرے لیے جائز نہیں ہے۔ اب میں بڑی مشکل میں ہوں۔ میری ازدواجی زندگی تباہ ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اس تباہی سے نکلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حلالہ اگر قصد اصراف اس لیے کیا جائے کہ بیوی اپنے پہلے شوہر کی طرف لوٹ آئے تو یہ حرام ہے اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس ان دونوں کو لایا جائے تو میں انہیں سنگسار کر دوں۔

چنانچہ آپ اگر حلالے کا انتظام محض اس لیے کریں کہ آپ کی بیوی آپ کی طرف لوٹ آئے تو یہ ایک حرام کام ہوگا۔

اب میں اصل سوال کا جواب دیتا ہوں۔

غصہ کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ ایک وہ غصہ ہوتا ہے جو ذرا ہلکا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان کے ہوش و حواس اور عقل قابو میں رہتے ہیں۔ اس غصہ کی حالت میں وہ جو کچھ کہتا ہے یا کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ اس قسم کے غصہ میں اگر کوئی شخص طلاق دیتا ہے تو تمام فقہاء کے نزدیک طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

2۔ دوسرا غصہ وہ ہوتا ہے جو انتہائی شدید ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور عقل قابو میں نہیں رہتی۔ غصہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں انسان بلا سوچے سمجھے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنے کا اس کو کوئی ارادہ نہیں ہوتا ہے۔ اس قسم کے غصے میں تمام فقہاء کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔

3۔ تیسرا غصہ وہ ہوتا ہے جو ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ نہ بہت دھیمہ اور ہلکا ہوتا ہے اور نہ اتنا شدید کہ غصے سے انسان پاگل ہو جائے۔ اس قسم کے غصہ میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک طلاق واقع ہوجاتی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہوتی۔

میری نظر میں راجح قول یہ ہے کہ ایسی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ درج ذیل دلائل کی بنا پر:

الفت: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا طَّلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ) (مسند احمد، ابوداؤد، حاکم

”اغلاق کی حالت میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ غلام کی آزادی“

شارحین نے اغلاق کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مراد ہے شدید غصہ یا زبردستی۔ یعنی اگر کسی نے غصہ کی حالت میں طلاق دی یا کسی کی زبردستی کی وجہ سے طلاق دی تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ب: اللہ کا فرمان ہے:

لَا تَزِدُّكُمْ اللَّهُ بِاللُّغْوِ أَيْدِيَكُمْ ۚ ۲۲۵ ... سورة البقرة

”یعنی اللہ تمہاری پکڑ لغو میں نہیں کرتا ہے“

ج: حقیقت یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں انسان صحیح فیصلہ کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یعنی قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ دے“

حقیقت یہ ہے کہ طلاق بھی ایک قسم کا فیصلہ ہوتا ہے۔ بیوی کے سلسلے میں اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ غصہ کی حالت میں طلاق دے۔ اگر دے دیتا ہے تو مناسب بات یہی ہوگی، اس طلاق کا اعتبار نہ ہو۔

دہشت کی حالت میں طلاق نہ واقع ہونے کے سلسلے میں جو بھی دلیل میں نے پچھلے فتوے میں پیش کی تھیں، وہ ساری دلیلیں یہاں بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ بلکہ غصے کی حالت تو دہشت کی حالت سے بھی بدتر ہوتی ہے کیوں کہ شرابی کبھی اپنے آپ کو قتل نہیں کر سکتا اور نہ اپنے بچے کو بلندی سے نیچے پھینک سکتا ہے۔ لیکن غصے کی حالت میں انسان ایسا کر سکتا ہے۔

آخر میں واضح کرنا چلوں کہ وہ کون سا غصہ ہے جس میں طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق یہ وہ غصہ ہے جس میں انسان اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور وہ بغیر کسی ارادے کے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ غصے کی حالت میں وہ کچھ ایسی حرکتیں کرتا ہے، جو نارمل حالت میں نہیں کر سکتا۔ اور اس کی علامت یہ بھی ہے کہ غصہ ختم ہو جانے کے بعد انسان کو اپنی ان حرکتوں پر شرمندگی اور ندامت ہو جو اس غصے کی حالت میں کی ہو۔ اگر غصہ ختم ہو جانے کے بعد طلاق کے فیصلہ پر نادم ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہرگز طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 282

محدث فتویٰ